144830 ـ عرفات میں وقوف کا وقت دس ذوالحجہ کی فجر تک ہے

سوال

میں سعودی عرب میں رہتا ہوں، ان شاء اللہ اس برس حج پر جانے کا ارادہ ہے، لیکن میری ملازمت کا معاملہ ایسا ہے کہ میری فلائٹ نو ذوالحجہ کو صبح دس بجے ہے تو کیا اگر میں سیدھا میدان عرفات جا کر باقی حج کے مناسك پورے کروں تو کیا میرا حج صحیح ہوگا کیونکہ وقوف عرفات سے پہلے منی کے مناسك ادا نہیں کرسکوں گا.
اور اگر میری فلائٹ لیٹ ہو جائے اور میں مغرب کے بعد میدان عرفات پہنچوں تو میرا حج ضائع ہو جائیگا، میرا یہ فرضی حج ہے، مجھے یہ بتائیں کہ مجھے میدان عرفات میں کب پہنچنا چاہیے تا کہ میرا حج صحیح رہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

نو ذوالحجہ کو حج کا احرام باندھنے میں کوئی حرج نہیں احرام باندھ کر سیدھے میدان عرفات چلے جائيں تو آپ کا حج صحیح ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ آپ نو ذوالحجہ والے دن ظہر سے لیکر دس ذوالحجہ کی فجر تك کے دوران میدان عرفات میں گئے ہوں، کیونکہ یہ سارا وقت وقوف عرفہ کا وقت ہے.

اس کی دلیل سنن نسائی اور ترمذی اور سنن ابو داود اور سنن ابن ماجہ کی درج ذیل حدیث ہے:

عروہ بن مضرس الطائی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت مزدلفہ میں آیا کہ آپ نماز فجر کے لیے جا رہے تھے تو میں نے عرض کیا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں جبل طئ کے علاقے سے آیا ہوں اور میں نے اپنی سواری کو بھی تھکایا اور خود بھی تھکا ہوں، اللہ کی قسم میں نے کوئی ریت کا ٹیلا نہیں چھوڑا مگر اس پر وقوف کیا ہے تو کیا میرا حج ہوا ہے یا نہیں ؟

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے بھی ہمارے ساتھ یہ نماز (فجر) ادا کی اور وہ ہمارے ساتھ ٹھرا رہا حتی کہ ہم یہاں سے روانہ ہو گئے، اور اس سے قبل اس نے رات یا دن کے وقت میدان عرفات میں وقوف بھی کر لیا ہو تو اس نے اپنا حج پورا کر لیا اور اپنی عبادت پوری کر لی "

سنن ترمذی حدیث نمبر (891) سنن نسائی حدیث نمبر (3039) سنن ابو داود حدیث نمبر (1950) سنن ابن ماجہ

حدیث نمبر (3016) امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے.

قولہ: تفثہ کا معنی نسکہ ہے یعنی اس نے اپنی عبادت مکمل کر لی.

اور قولہ: " میں نے کوئی ریت کا ٹیلا نہیں چھوڑ مگر اس پر وقوف کیا ہے "

اگر ریت کا ٹیلہ ہو تو اسے حبل کہتے ہیں، اور اگر وہ پتھروں کا ہو تو اسے جبل کہا جاتا ہے.

کئی علماء کرام نے اس پر اتفاق بیان کیا ہے کہ یوم نحر کی فجر تك وقوف عرفہ کا وقت ہے.

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

وقوف عرفہ کا وقت یوم عرفہ کے دن زوال سے شروع ہو کر یوم النحر کی طلوع فجر تك ہے، امام مالك اور ابو حنیفہ اور جمہور علماء کرام کا مسلك یہی ہے.

قاضی ابو طیب اور عبدری رحمہ اللہ کہتے ہیں: امام احمد رحمہ اللہ کے علاوہ سب علماء کا یہی قول ہے، امام احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں: وقوف عرفہ کا وقت یوم عرفہ کی طلوع فجر سے لیکر یوم نحر کی طلوع فجر تك ہے " انتہی

دیکھیں: المجموع (8 / 141).

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

ہمارے علم کے مطابق تو وقوف عرفہ کا وقت یوم نحر کی طلوع فجر تك ہے اس میں اہل علم کا کوئی اختلاف نہیں
جابر رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں:

" مزدلفہ کی رات طلوع فجر تك (وقوف عرفہ) سے حج فوت نہیں ہوتا.

ابو زبیر رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا ہے ؟

تو جابر رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے: جی ہاں "

اسے اثرم نے روایت کیا ہے.

رہا وقوف عرفہ کا ابتدائی وقت تو یہ یوم عرفہ کی طلوع فجر سے شروع ہوتا ہے، اس لیے جس نے بھی اس میں سے کوئی تھوڑا سا وقت بھی پا لیا اور وہ عاقل بھی ہو تو اس نے اپنا حج مکمل کر لیا.

امام مالك اور امام شافعى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

اول وقت يوم عرفہ كے زوال سے شروع ہوتا ہے....

جو شخص كسى بھى طرح عرفہ ميں وقوف كر لے اور وہ عاقل ہو چاہے وقوف كھڑے ہو كر كيا ہو يا بيٹھ كر يا سوارى پر يا پھر سو كر، اور چاہے وہ عرفات كو كراس كرتا ہو گزرے اور اسے يہ علم بھى نہ ہو كہ يہ عرفات ہے تو بھى كافى ہوگا امام مالك اور امام شافعى اور امام ابو حنيفہ رحمہ اللہ كا يہى كہنا ہے " انتہى

ديكھيں: المغنى (3 / 211).

مزيد فائدہ كے ليے آپ سوال نمبر (106581) كے جواب كا مطالعہ ضرور كريں.

اس بنا پر جب حاجى يوم نحر يعنى دس ذوالحجہ كى طلوع فجر سے قبل ميدان عرفات ميں پہنچ جائے تو اس نے حج پا ليا، اسے حج كے باقى مناسك اور اعمال بھى مكمل كرنا ہونگے.

اللہ سبحانہ و تعالى سے دعا ہے كہ وہ آپ كى سعى قبول فرمائے.

واللہ اعلم .